قربانی کا اہم پیغام
امت محمدیہ کے نام۔۔۔!

از: عائشہ أمۃ النور بنت جمیل الدین

قربانی کا اہم پیغام امت محمدیہ کے نام۔۔۔!

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، ربي يسر وأعن!

ذی الحجہ کا مہینہ بالخصوص ایامِ نحر نیز لفظ "قربانی" ہمیں ابراہیم اور اسماعیل علیہما الصلاۃ والسلام کی اس عظیم سنت کو یاد دلاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سب کچھ قربان کر دینے کا پیغام ہے۔ یہ موضوع بظاہر سادہ اور آسان ہے مگر درحقیقت رسمیت سے نکل کر حقیقی قربانی کی روح کو اجاگر کرتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ہم جانور ذبح کر کے صرف سنتِ ابراہیمی ادا کر رہے ہیں؟ یا واقعی ہمارے دل، نفس، خواہشات اور اعمال بھی اللہ رب العالمین کے آگے جھکتے ہیں۔۔۔؟ یاد رکھیں کہ قربانی محض جانور کو ذبح کر دینے کا نام نہیں بلکہ قربانی کی اصل روح یہی ہے کہ اپنے نفس اور اپنی محبوب چیزوں کو اللہ کے لیے قربان کر دیا جائے۔

قربانی کا حقیقی مفہوم و مقصود کو واضح کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: «لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ»[1]

"اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے نہ گوشت پہنچتے ہیں نہ خون بلکہ اسے تمہاری پرہیز گاری درکار ہے"

شیخ سعدی رحمہ اللہ (۱۳۷٦ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان «لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا» یعنی اللہ تعالیٰ کو فقط ذبح کرنا مقصود نہیں۔ اللہ کے پاس ان کا گوشت پہنچتا ہے نہ ان کا خون پہنچتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں سے بے نیاز اور قابل ستائش ہے اس کے پاس تو صرف بندوں کا اخلاص، ثواب کی

---

[1] ۔ سورة الحج : ۳۷

امید اور صالح نیت پہنچتی ہے، اس لئے فرمایا **«وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ»** پس اس آیت کریمہ میں قربانی میں اخلاص کی ترغیب دی گئی ہے۔ قربانی کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب ہو، اس کا مقصد تفاخر، ریاکاری، شہرت کی خواہش یا محض عادت نہ ہو۔ اسی طرح دیگر تمام عبادات کے ساتھ اگر اخلاص اور تقویٰ مقرون نہ ہوں تو وہ اسی چھلکے کی مانند ہیں جس کے اندر مغز نہ ہو اور اس کی مثال اس جسد کی سی ہے جس کے اندر روح نہ ہو۔"[2]

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کا اصل مقصد دل کی پاکی، نیت کی صفائی، اور اخلاص ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی جانور کے گوشت یا خون کی حاجت نہیں، بلکہ بندے کی اللہ کے سامنے جھکنے کی کیفیت مطلوب ہے۔

آج ہماری قربانیاں محض ایک مذہبی روایت بن کر رہ گئی ہے، جبکہ قربانی ایک ظاہری عبادت سے کہیں بڑھ کر دل کی کیفیت، نیت کی خالصی اور نفس کی اطاعت شکنی کا نام ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **«الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ»**[3]

"حقیقی مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے"

نیز فرمایا: **«أفضلُ الجهادِ من جاهد نفسَه في ذاتِ اللهِ عزَّوجلَّ»**[4]

"بہترین جہاد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے نفس سے جہاد کرے۔"

---

[2]۔ تفسير السعدي : مذکورہ آیت کی تفسیر
[3]۔ سنن ترمذی : ١٦٢١، صحيح
[4]۔ صحيح الجامع : ١١٢٩، صححه الألباني رحمه الله

یہی پیغام قربانی کا بھی ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے صرف اپنے لختِ جگر کی قربانی کا ارادہ نہیں کیا، بلکہ اپنے نفس، جذبات، خواب اور تعلقات سب کو اللہ کی رضا کے تابع کر دیا۔ اور اسی مقامِ رضا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: «قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ»[۵]

"اے ابراہیم! تم نے خواب سچ کر دکھایا، بے شک ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔"

غور کرنے کا مقام ہے کہ آج ہم کیا قربان کر رہے ہیں۔۔۔؟ ہم جانور ذبح کرتے ہیں، گوشت بانٹتے ہیں، مگر دل میں تکبر، حسد، ریا، دنیا کی محبت باقی رہتی ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں قربانی کے گوشت کی تقسیم تو ہوتی ہے مگر دلوں کی دوری بھی باقی ہے، جانور تو ذبح ہوتے ہیں مگر ریاکاری، تکبر، جھوٹ اور بے پردگی زندہ رہتی ہے۔ یہ کیسی قربانی ہے جس کے بعد تقویٰ کی بجائے تفاخر ہی بڑھتا رہے؟؟!

جبکہ اصل قربانی اپنے "اسماعیل" کو قربان کرنا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے جگر کے ٹکڑے کو اللہ کے حکم پر ذبح کرنے کا ارادہ کیا، ہمیں بھی سوچنا ہو گا کہ ہمارا "اسماعیل" کیا ہے؟ مال؟، انا؟، وقت؟، شہرت؟، ناجائز تعلقات؟ یا حرام کمائی۔۔۔؟ الغرض جو بھی چیز آپ کو اللہ سے دور کرے اس کو اللہ کی رضا کے لیے قربان کرنا ہی "اصل قربانی" ہے۔

خلاصہ: قربانی محض ایک عمل یا روایت نہیں بلکہ یہ ہمارے لئے ایک اہم پیغام، ایک تربیت اور ایک انقلاب ہے۔ یہ ہمیں سکھاتی ہے کہ اگر اللہ کا حکم آ جائے تو ہم ہر چیز اس کے لیے قربان کر دیں۔ یاد رکھیں! جانور کا خون بہانا آسان ہے مگر نفس کا ذبح کرنا ہی اہم اور اصل ہے۔

۵۔ الصافات: ۱۰۵

اللہ رب العزت ہمیں وہ قربانی کرنے کی توفیق دے جو اس کے دربار میں مقبول ہو، اور ہماری ظاہری و باطنی قربانیوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

از: عائشہ أمۃ النور بنت جمیل الدین